REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

خطبہ نمبر ۱۴

۵ شوال ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۷/۱۲ ۲۵ شہادۃ ۱۳۳۷ھ ش ۲۵ اپریل ۱۹۵۸ء نمبر ۹۶

قطب جنوبی میں بین الاقوامی سائنسی تعاون کے لئے معاہدہ

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ امریکی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ ۱۱ ملکوں سے اس بات پر صلاح مشورہ کر رہا ہے کہ قطب جنوبی کے علاقہ میں بین الاقوامی طبیعات الارض سال کے ختم ہونے کے بعد بھی بین الاقوامی تعاون کو جاری رکھا جائے وزارت خارجہ کے ترجمان لنکن وہائٹ نے بتایا کہ یہ بات چیت متعلقہ ملکوں کے سفراء کے درمیان جاری ہے۔ تاکہ ایک معاہدہ پر دستخط کئے جائیں۔ اس معاہدے کے ذریعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء کے بعد بھی جبکہ بین الاقوامی طبیعات الارض سال کا اختتام عمل میں آجائے گا۔ معاہدہ کرنے والے ملکوں میں تعاون جاری رہے گا۔

روس نے اقوام متحدہ میں امریکہ کے خلاف اپنی شکایت واپس نہیں لی

"ہم اس شکایت کو دوبارہ پیش کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں"۔ روسی مندوب کا اعلان

نیویارک ۲۴ اپریل۔ اقوام متحدہ میں روسی مندوب مسٹر سوبولیف نے کل ایک کانفرنس میں بتایا کہ سوویٹ یونین نے ایٹم بم لے جانے والے امریکی طیاروں کی پرواز کے خلاف جو شکایت کی تھی۔ اسے پورے طور پر واپس نہیں لیا گیا۔ مسٹر سوبولیف نے کہا۔ ہم اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں دوبارہ پیش کرنے کے لئے مزید کارروائی پر غور کر رہے ہیں۔ یاد رہے پہلے یہ خبر آئی تھی کہ روس نے حفاظتی کونسل کے اجلاس میں امریکہ کے خلاف اپنی شکایت واپس لے لی ہے۔

قطار سعودی عرب کا جزو لاینفک ہے

قطار کے حکمران شیخ علی بن عبد اللہ الثانی کا بیان

ریاض ۲۴ اپریل۔ خلیج فارس میں برطانیہ کے زیر حفاظت علاقہ قطار کے حکمران شیخ علی بن عبد اللہ الثانی رمضان کے مہینہ میں شاہ سعود کے مہمان رہے۔ کل آپ نے مکہ ریڈیو کو بتایا "میں اپنے ملک کو سعودی عرب کا جزو لاینفک تصور کرتا ہوں۔ میں شاہ سعود اور ولی عہد شہزادہ فیصل کی مہمان نوازی کے لئے ان کا شکر گزار ہوں"۔ قطار ۱۸۹۲ء سے برطانیہ کے زیر حفاظت چلا آرہا ہے۔ پچھلے سال قطار میں ۶۵ لاکھ ٹن تیل پیدا ہوا تھا۔

صدر آئزن ہاور الجھن میں پڑ گئے

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے لکھا ہے کہ سربراہوں کی کانفرنس کے سلسلہ میں روس کے عزائم کے متعلق میں الجھن میں پڑ گیا ہوں۔

خیبر میل کے سامان پر سرچارج

لاہور ۲۴ اپریل۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اعلان کیا ہے کہ یکم مئی سے اپ اور ۳ ڈاؤن خیبر میل ٹرینوں کی ۴ ریفریجریٹر بریک وینس میں چڑھائے جانے والے سامان پر سرچارج یا اس کے کسی حصہ پر دو آنہ فی من سرچارج لیا جائے گا۔

صدر ناصر کی طرف سے غیر جانبداری کا دعوے

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے کہا ہے کہ میرے آئندہ دورہ روس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے دونوں عالمی بلاکوں کے سلسلہ میں غیر جانبداری کی پالیسی ترک کر کے روس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لبنانی اخبار "الیاس" سے انٹرویو کے دوران ناصر نے کہا۔ ہم بدستور غیر جانبدار رہ کر اپنی آزادی کے تحفظ کی پالیسی پر گامزن رہیں گے۔

مغربی پاکستان کے متعدد اضلاع میں چیچک کی وارداتیں

لاہور ۲۴ اپریل۔ مغربی پاکستان کے متعدد اضلاع۔ مظفر گڑھ۔ خیر پور۔ لاڑکانہ اور رحیم یار خان سے چیچک کی وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ لاہور اور راولپنڈی کے اضلاع میں بھی چند افراد چیچک میں مبتلا ہوئے ہیں۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق سال رواں میں مجموعی طور پر مغربی پاکستان میں ۴۲۵ افراد چیچک میں مبتلا ہوئے ہیں جن میں سے ستر ہلاک ہو گئے۔

برطانوی کوہ پیماؤں کا عزم پاکستان

لنڈن ۲۴ اپریل۔ برطانیہ کے نوجی کوہ پیماؤں پر مشتمل ایک ٹیم جمعہ کو لنڈن سے کراچی روانہ ہو رہی ہے۔ یہ کوہ پیما کوہستان قراقرم کی ۲۵ ہزار آٹھ سو اڑتیس فٹ بلند چوٹی "دست غل سار" کو سر کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو دنیا کی چند بلند ترین چوٹیوں میں سے ایک ہے۔

امریکی سیاح کابل چلے گئے

پشاور ۲۴ اپریل۔ ستر امریکی سیاحوں کی جماعت جس میں سات مرد اور دس عورتیں ہیں تیرہ دن یہاں ٹھہر کر کابل روانہ ہو گئی۔ پشاور آنے سے قبل یہ سیاح دو دن سوات ٹھہرے تھے۔ پشاور میں سیاحوں نے درہ خیبر کا نیز درہ خیبر اور تاریخی و ثقافتی اہمیت کے مقامات دیکھے۔

جماعت احمدیہ قادیان و ہندوستان کی طرف سے

عید مبارک کا پیغام و درخواست دعا

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار جماعت قادیان و ہندوستان کی طرف سے عید مبارک کا پیغام بھجوایا ہے۔ نیز ہندوستانی احمدیوں اور درویشوں کے لئے دعا کی بھی درخواست کی ہے

احباب جماعت ہندوستان کے احمدی دوستوں اور درویشوں کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مشاورت کے ایام میں دفتر الفضل

۲۵ اپریل سے ۲۸ اپریل تک دفتر مینجر الفضل ۶ بجے صبح سے ۷ بجے شام تک کھلا رہے گا۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو

اگر تم صحیح معنوں میں ذکر الٰہی کرو گے تو یقیناً اس کے نتیجہ میں کفر کو شکست ہوگی

اور

اسلام کو غلبہ حاصل ہوتا چلا جائیگا

اسلام کی خاطر کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرو۔ تا احمدیت کا سر ہمیشہ اونچا رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا۔ واذکروا اللہ کثیرًا لعلکم تفلحون (انفال ع ۶)

اس کے بعد فرمایا:۔

رمضان کے دن خاص طور پر

ذکر الٰہی کے دن

ہوتے ہیں۔ لیکن دنیا میں عام طور پر جب ذکر الٰہی کرنے والا ذکر کرتا ہے تو اسے پتہ نہیں لگتا کہ میرا ذکر صحیح تھا یا نہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو انسان یہ بھی نہیں سمجھتا۔ کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھ رہا ہوتا۔ وہ سمجھ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں بڑا ذکر کر رہا ہوں۔ حالانکہ وہ ذکر نہیں کر رہا ہوتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے

ایک گُر بتایا ہے

جس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ انسان سچا ذکر کر رہا ہے یا نہیں فرماتا ہے سچے ذکر کی علامت یہ ہے کہ لعلکم تفلحون تم جب بھی ذکر کثرت سے کرو گے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ دشمن کے مقابلہ میں تمہیں فتح ہوگی۔ اور اس کو ذلت اور شکست نصیب ہوگی۔ کیونکہ اس سے پہلے اذا لقیتم فئۃ" میں دشمن کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جب دشمن کے مقابلہ میں تم کھڑے ہو تو استقلال کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو۔ اس وقت

ہمارا سب سے بڑا دشمن

عیسائیت ہے جس کے ساتھ دہریت بھی مل گئی ہے۔ اور احمدی جماعت کے سوا کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر رہا۔ آج کل تلوار کی لڑائی نہیں بلکہ آجکل مذہب میں دجالیت اور وسوسہ اندازی کی جاتی ہے۔ اور تبلیغی ہتھیاروں سے ہمیں اس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پس فرماتا ہے اذا لقیتم فئۃ"۔ اے مومنو جب تم کسی جماعت کے مقابلہ میں آجاؤ۔ جیسا کہ ہم اس وقت ایک جماعت کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں یعنی عیسائیت اور دہریت کے مقابلہ میں تو فاثبتوا تم ثابت قدم رہو یہ نہ ہو کہ کچھ مدت کام کرنے کے بعد تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے۔ واذکروا اللہ کثیرًا لعلکم تفلحون اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو پھر فرماتا ہے ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم تم تنازعہ مت کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت کمزور ہو جائے گی۔ دنیا میں بعض لوگ تنازعہ تو کرتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ ہم تنازعہ نہیں کرتے بلکہ ہم اپنا حق لے رہے ہیں جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ جب منافقوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم مومنوں کی طرح ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم بھی سفہا بن جائیں یہ تو سفہا ہیں جو ایمان لے آئے ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ جب تنازعہ کرنے والے کو کہا جاتا ہے کہ تم تنازعہ نہ کرو۔ تو کہتا ہے میں تو اپنا حق مانگتا ہوں۔ میں تنازعہ تو نہیں کرتا فرماتا ہے کہ ہم تمہیں ایک ایسا ثبوت دیتے ہیں جس سے تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ کوئی حق مانگ رہا ہے یا نہیں۔ فرماتا ہے

تنازعہ کا نتیجہ

یہ ہوتا ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور قوم کا رعب جاتا رہتا ہے۔ پس اگر تمہارے اختلاف کے نتیجہ میں تمہارے اندر بزدلی پیدا ہو۔ اور تم دشمن کے مقابلہ میں کوتاہی کرنے لگ جاؤ۔ تو سمجھ لو کہ تم اپنا حق نہیں مانگ رہے بلکہ تنازعہ کر رہے ہو۔ دیکھو جب خلافت کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے یہی کہا کہ ہم تو اپنا حق پیش کرتے ہیں۔ مگر پھر خود ہی انہوں نے لکھا کہ اگر خلافت کا سوال میاں صاحب نہ اٹھاتے تو ہم ساری دنیا پر غالب آجاتے۔ گویا انہوں نے تسلیم کر لیا کہ اسکے نتیجہ میں ان کی طاقت کمزور ہو گئی۔ اور یہی تنازعہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ فرماتا ہے۔

فتفشلوا و تذھب ریحکم تنازعہ کے نتیجہ میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دنیا میں جو رعب حاصل ہوتا ہے وہ جاتا رہتا ہے۔ پس اگر تمہارے اختلاف کے نتیجہ میں رعب بڑھ جائے۔ تو پھر تو سمجھ لو۔ کہ تم نے کوئی اختلاف نہیں کیا۔ لیکن اگر رعب کم ہو جائے تو سمجھ لو۔ کہ تم نے اختلاف کیا تھا۔ اور یہ جو تم کہہ رہے ہو۔ کہ ہم اختلاف نہیں کر رہے بلکہ حق مانگ رہے ہیں جھوٹ ہے۔ دیکھیے مومن کی علامت یہی ہوتی ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر پوری قوت کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کے خلاف لڑ رہے تھے۔ تو انہیں پتہ لگا کہ روم کا بادشاہ حملہ کر کے عرب میں داخل ہونا چاہتا ہے چونکہ مسلمانوں نے اس کے لشکر کو جنگ میں شکست دی تھی۔ اس لئے اس نے ان کی باہمی خانہ جنگی کو دیکھتے ہوئے چاہا کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے تاریخوں میں آتا ہے کہ جب اس نے اس ارادہ کا اظہار کیا تو اسکے دربار کا ایک پادری کھڑا ہو گیا اور اسنے کہا حضور ان مسلمانوں کے اختلاف کی طرف نہ جائیے یہ آپکے حملہ کی خبر سنکر اکٹھے ہو جائینگے۔ پھر کہنے لگا اچھا میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کچھ کتے منگوائیے اور انہیں چند دن بھوکا رکھ کر انکے آگے گوشت ڈالئے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا جب انکے آگے گوشت ڈالا گیا تو وہ آپس میں لڑنے لگ گئے اس پر پادری نے کہا۔ اب ایک شیر ان پر چھوڑ دیجئے۔

جب شیر آیا تو وہ کُتّے اپنی لڑائی چھوڑ کر اس پر جھپٹ پڑے۔ اور اسے بھگا دیا۔ وہ پادری چونکہ اسلام کا دشمن تھا اس لئے اس نے مسلمانوں کو کتوں سے تشبیہ دی۔ مگر بہرحال اس نے کہا کہ آپ ان کے اختلاف کی طرف نہ جائیں۔ بے شک یہ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ لیکن جب ان پر کوئی باہر سے حملہ آور ہوا۔ تو وہ سب متحد ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب

حضرت معاویہ رضؓ

کو اس بات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اسے کہلا بھیجا۔ کہ گو میں حضرت علی رضؓ سے لڑ رہا ہوں۔ لیکن اگر تم حملہ آور ہوئے تو سب سے پہلا جرنیل جو علی رضؓ کی طرف سے تلوار لے کر تمہارے مقابلہ میں نکلے گا وہ میں ہوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ڈر گیا اور اس نے حملہ کا ارادہ ترک کر دیا۔ تو نزاع اور اختلاف کی یہی علامت ہوا کرتی ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں قوم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کا رعب جاتا رہتا ہے۔ لیکن اگر نزاع حقیقی نہ ہو۔ بلکہ واقعہ میں کوئی انسان اپنا حق لینے کے لئے جھگڑ رہا ہو۔ تو اس کے نتیجہ میں بزدلی پیدا نہیں ہوتی اور نہ قوم کا رعب دنیا سے مٹتا ہے۔ بلکہ ایسا

انسان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے

جس کی طرف لعلکم تفلحون کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں ایسے شخص کو یہ کبھی نہیں کہنا پڑتا۔ کہ اگر یہ خلیفہ ہمارا مقابلہ نہ کرتا تو ہم ساری دنیا پر غالب آجاتے۔ گویا دوسرے الفاظ میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے متعلق اقرار کر لیا کہ وہ غالب نہیں آئے۔ اس کے مقابل میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم کمزور ہونیکے باوجود کامیاب ہو رہے ہیں اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمارے ذریعہ سے اسلام کا نام پھیل رہا ہے۔

پس یہ رمضان کے دن ذکر الٰہی کے دن ہیں

ان دنوں سے فائدہ اُٹھاؤ

پس سمجھ لو۔ کہ اگر ذکر الٰہی کے نتیجہ میں تمہیں یہ دکھائی دے کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ تو تمہارا ذکر صحیح تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ذکر کثیر کرو گے تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ لیکن اگر تمہاری کوشش اور ذکر الٰہی کے باوجود اور تمہارے روزوں کے باوجود جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ قریب آجاتا ہے۔ یہ نتیجہ نکلے کہ تمہیں کامیابی حاصل نہ ہو۔ اور دشمن بڑھتا چلا جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ تمہارے روزے بھی جھوٹے تھے۔ تمہارا ذکر بھی جھوٹا تھا اور تمہارا اتحاد بھی جھوٹا تھا۔ ورنہ اگر

تقویٰ کے ساتھ روزہ رکھا جائے

اور صحیح طور پر ذکر الٰہی کیا جائے اور کوشش یہ کی جائے کہ ہمارے اندر لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ تو یقیناً اس کے نتیجہ میں بہادری اور جرأت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک ایک ہزار دشمن کے مقابلہ میں ایک ایک مسلمان نکل کھڑا ہوتا ہے۔ دیکھ لو مسلمانوں کے مختلف ادوار میں ایسے ایسے نوجوان اسلام کی خدمت کے لئے نکلے ہیں جن کو آجکل ہم کھیل کود کے زمانہ والے کہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ جب محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا۔ تو اس کی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی۔ اور پھر وہ اپنے ساتھ جو لشکر لایا وہ جلدی میں بھرتی کیا ہوا تھا۔ کیونکہ اس وقت مسلمان سپین اور سسلی وغیرہ میں بھی لڑ رہے تھے۔ اور خزانہ بالکل خالی تھا۔ سب سے پہلے اس کی اپنی ماں اور بیوی نے اپنے زیور بیچ کر سواریاں مہیا کیں۔ اور پھر بادشاہ نے اپنے کچھ زیورات بیچ دیئے۔

ولید بن عبد الملک ایک بہت نیک بادشاہ تھا۔ اس نے بڑی قربانی کی اور

محمد بن قاسم کو

سندھ کی طرف بھجوا دیا اور اس نے دو ماہ کے اندر اندر ملتان تک کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔ لیکن اس کے بعد جیسا کہ پہلے زمانہ میں ایک یزید پیدا ہوا تھا مسلمانوں کی بدقسمتی سے سلیمان بن عبد الملک ایک خبیث بادشاہ تخت نشین ہوا۔ اور اس نے اپنی ایک ذاتی عداوت کی بنا پر محمد بن قاسم کو میدان جنگ سے بُلا لیا۔ جب اس نے محمد بن قاسم کو واپس بلایا تو وہ نومسلم جو محمد بن قاسم کی وجہ سے اسلام لائے تھے۔ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے کہا۔ وہ تمہارا خلیفہ ہو گا ہمارا نہیں ہمارا تو بادشاہ ہے اور ہم لاکھوں آدمی لے کر اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے جب تک وہاں سے یہ اطلاع نہ آجائے کہ بادشاہ کے ارادے بد نہیں ہیں آپ وہاں نہ جائیں۔ لیکن محمد بن قاسم جو ایک جوشیلا نوجوان تھا۔ اس نے کہا۔ اے میرے دوستو تم مجھے میرے ایمان سے نہ ورغلاؤ۔

ہمارا ایمان یہ ہے

کہ خلیفہ کی اطاعت کی جائے۔ اور تم کہتے ہو کہ وہاں نہ جاؤ۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہو کہ ہم لشکر لے کر اس پر حملہ کر دیں گے تمہارے لشکر چاہے مصر تک بھی فتح کر کے ٹیونس میں داخل ہو جائیں۔ میں خدا تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دوں گا۔ تمہارے لشکر مجھے دنیا کا بادشاہ بنا سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے سامنے میری کوئی مدد نہیں کر سکتے جس کو ہم نے خلیفہ تسلیم کر لیا اور بادشاہ مان لیا وہ لاکھ نالائق سہی۔ مگر ہم نے تو اسے مان لیا ہے۔ اس کی لیاقت یا نالائقی اس کی ذاتی چیز ہے۔ بہرحال جب وہ تسلیم شدہ قانون کے ماتحت ہمارا حاکم بن گیا۔ تو میں اگر اسے چھوڑوں گا تو تم قیامت کے دن مجھے نہیں بچا سکتے تمہارے پاس بے شک ۷۔۸ لاکھ کا لشکر ہے۔ اور کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے سارے کے سارے اسی بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم شام پر جا کر حملہ کریں گے اور بادشاہ کو سزا دیں گے جس نے تمہارے جیسے آدمی کو جس نے ہم تک اسلام پہنچایا اور

اسلام کو سندھ میں لا کر داخل کیا

عین فتح کے وقت واپس بلا لیا۔ لیکن میں اس کا حکم ماننے سے انکار نہیں کر سکتا جب وہ واپس چلا تو اس وقت سندھیوں کی زبان سے یہ الفاظ نکلے جو اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے تھے۔ کہ جس وقت سندھ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے لگا تھا۔ اسی وقت اس کے غروب ہونے کا وقت آگیا چنانچہ جب محمد بن قاسم وہاں پہنچا تو سلیمان بن عبد الملک نے اپنے ایک درباری کو حکم دیا کہ وہ محمد بن قاسم کو قتل کر دے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز ایک بڑے نیک آدمی تھے۔ انہوں نے سلیمان بن عبد الملک کو پوچھا۔ کیا تم نے واقعی حکم دیدیا ہے کہ محمد بن قاسم کو مار دو۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ میں یہ حکم بھیج چکا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ اس حکم کو منسوخ کر دو اور دوبارہ حکم بھیجو کہ اس کو نہ مارا جائے۔ اس نے کہا۔ میں لکھ تو دیتا ہوں۔ مگر یہ پیغام وہاں پہنچ گا کیسے۔ ان کا ایک دوست تھا اس نے کہا جس طرح ہو گا میں یہ پیغام وہاں پہنچاؤں گا۔ میں سندھ سے بھاگا ہوا آیا ہوں اور یہاں پہنچا ہوں اور یہاں پہنچنے سے پہلے مدینہ گیا تھا

وہاں سے دمشق آیا ہوں

رستہ میں میں نے کہیں آرام نہیں کیا سوائے اسکے کہ کہیں سواری پر ہی بیٹھے بیٹھے میں سو گیا ہوں۔ اور بیحد تھکا ہوا ہوں۔ لیکن میں پھر بھی جاؤں گا اور جا کر یہ حکم وہاں پہنچاؤں گا لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک جنازہ پڑا ہوا ہے۔ جب اس نے دریافت کیا کہ یہ کس کا جنازہ ہے۔ تو وہی فقرہ جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر سندھیوں کے منہ سے نکلوایا تھا۔ کہ اسلام کا سورج سندھ میں طلوع ہوتے ہی غروب ہو گیا۔ وہی ان لوگوں کی زبان سے نکلا جو جنازہ کے پاس اکٹھے تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ اسلامی فتوحات کا سورج عین ظہر کے وقت غروب ہو گیا۔ یہ محمد بن قاسم کی لاش پڑی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ہر زمانہ میں ایسے آدمی پیدا کرتا رہا ہے جنہوں نے اسلام کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اور آئندہ بھی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سلسلہ کو جاری رکھیگا۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو ایک شخص نے جو بہت مخلص احمدی تھے

اس وقت یہ شعر ظاہر کیا

کہ ابھی تو بہت سی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے ہیں۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ یا اللہ اگر ساری دنیا بھی انہیں چھوڑ دے تو میں انہیں نہیں چھوڑوں گا۔ اور میں اس وقت تک دم نہیں لوں گا جب تک کہ ساری دنیا کو احمدیت میں داخل نہ کر لوں۔

یہ الفاظ اگرچہ اس وقت محمد بن قاسم کی عمر کے ایک بچہ نے کہے تھے (میری عمر اسوقت ۱۸-۱۹ سال کی تھی) لیکن پھر بھی خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس عہد کو عملاً پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسوقت تک ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی میرے ذریعہ سے احمدیت میں مضبوط ہوئے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ اور اب تو کئی غیر ممالک میں بھی ہماری جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

ضرورت اس بات ہے

کہ یہ سلسلہ جاری رہے اور اسلام کی روشنی ساری دنیا میں پہنچتی رہے۔ فرداً فرداً تو ایسی قربانی کرنے والے لوگ ہماری جماعت میں اب بھی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں ایک مخلص عورت رہتی تھی۔ وہ بیچاری بیمار ہو گئی۔ تو باہر اپنے رشتہ داروں کے پاس چلی گئی۔ اور وہاں جاکر فوت ہو گئی۔ اس کے غیر احمدی رشتہ داروں نے اسے وہیں غیر احمدیوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ لیکن ایک احمدی کو پتہ لگا۔ تو سارے گاؤں کی مخالفت کے باوجود اس نے قبر کھدوائی اور اس کی لاش اپنے خرچ پر یہاں پہنچا دی۔ یہ بھی ایسی ہی جرأت کا کام تھا جیسے محمد بن قاسم نے کیا اس نے یہ پسند نہ کیا کہ

ایک احمدی عورت

جو ربوہ میں دفن ہونا چاہتی تھی۔ وہ کسی اور جگہ دفن ہو۔ اسی طرح پچھلے سال افریقہ سے ایک دوست کی لاش آئی تھی۔ وہ پرانے احمدی تھے۔ جو وہاں فوت ہو گئے غیر احمدیوں نے انہیں اپنے مقبرہ میں دفن نہ ہونے دیا مخالفت بہت تھی۔ آخر گورنمنٹ نے کچھ زمین دی اور وہاں انہیں دفن کروایا۔ مگر ان کی بیوی نے کہا کہ میں انہیں یہاں دفن نہیں رہنے دوں گی بلکہ ربوہ پہنچاؤں گی۔ چنانچہ وہ اپنے خاوند کی لاش وہاں سے ربوہ لے آئی اور یہاں دفن کیا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے اندر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے جوشیلے لوگ موجود ہیں جو نہ روپیہ کی پرواہ کرتے ہیں نہ سفر کی پرواہ کرتے ہیں۔ نہ جان کی پرواہ کرتے ہیں نہ عزت کی پرواہ کرتے ہیں۔ نہ آبرو کی پرواہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہر طرح دین کی

خدمت کرنے اور اس کا جھنڈا اونچا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ جب تک رہیں گے اور خدا کرے کہ قیامت تک رہیں

احمدیت کا سر اونچا رکھینگے

اور ان کے ہوتے ہوئے کوئی شخص احمدیت کی طرف بری نگاہ سے نہیں دیکھ سکے گا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ زمانہ آجائے گا جب دنیا میں چاروں طرف احمدیت ہی احمدیت ہو گی۔ بیشک وہ زمانہ بظاہر دور نظر آتا ہے۔ لیکن کئی کام ہوتے ہیں جو ان کی نظر میں تو عجیب ہوتے ہیں مگر خدا تعالےٰ کی نظر میں عجیب نہیں ہوتے

خدا تعالےٰ کا فیصلہ ہے

کہ دنیا خواہ کتنی مخالفت کرے۔ اور خواہ کتنی روکیں پیدا کرے۔ وہ ہر روک کے مقابلہ میں کسی بظاہر بچہ نظر آنیوالے وجود کو کھڑا کر دے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے فرشتے آسمان سے اتر کر اس کی مدد کریں گے۔ اور وہ غالب آجائیگا۔ اس کی نالائقی اور اس کی جہالت اور اس کی ناتجربہ کاری اور اس کا بچہ ہونا سب غائب ہو جائیگا۔ اور اس کا ایمان اور اس کی غیرت غالب آجائیں گے۔ نہ اس کی ناتجربہ کاری روک بنے گی نہ اس کا جاہل ہونا روک بنے گا اور نہ اس کا بچہ ہونا روک بنے گا بلکہ اس کا ایمان اور اس کی غیرت ان سب چیزوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی۔ اور فتح کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں دے دیگی۔ پس اپنے ایمانوں کو بڑھاؤ۔ اپنے تفرقے دور کرو اور ذکر الٰہی کی کثرت کرو۔

ذکر الٰہی کی کثرت کا ایک طریق

قرآن کریم کا پڑھنا بھی ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایکدفعہ ایک دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی مجلس سے آئے۔ مجھے شبہ پڑتا ہے کہ وہ مولوی فضل دین صاحب تھے۔ یا ممکن ہے کوئی اور دوست ہوں اور کہنے لگے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے کوئی اڑھائی ہزار دفعہ قرآن کریم پڑھا ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا۔ ہو تو سکتا ہے۔ جس کے دل میں عشق ہو۔ وہ اتنی دفعہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ کہنے لگے مجھے تو سمجھ نہیں آتا۔ میں نے کہا مجھے تو یہ عجیب معلوم نہیں ہوتا۔ اگر ان کے اندر باقاعدگی پائی جاتی ہو۔ اور اسے چالیس پچاس سال کی زندگی مل جائے تو وہ ہزاروں دفعہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ غالباً حضرت صاحب نے احتیاطاً ایسا کہہ دیا ہوگا تاکہ جھوٹ نہ بن جائے ورنہ اگر ایک شخص کو بیس سال بھی کام کرنے کا موقعہ ملے تو

۲۰ سال کے معنے یہ ہیں

کہ ۷۳۰۰ دن ہوئے اور ایک دن میں انسان دس پندرہ بلکہ بیس سیپارے بھی اگر پڑھنا چاہیئے تو پڑھ سکتا ہے اور اگر کوئی شخص پندرہ سیپارے روزانہ پڑھے تو وہ بیس سال میں تین ہزار چھ سو پچاس دفعہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے اور حضرت صاحب نے تو اڑھائی ہزار دفعہ کہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ ورنہ حضرت صاحب نے تو اس سے بھی زیادہ پڑھا ہوگا۔ یا ممکن ہے۔ حضرت صاحب نے پڑھنے سے مراد غور سے پڑھنا لیا ہو۔ قرآن کریم کے ذکر میں

مجھے یاد آیا

کہ "تفسیر صغیر" ہم نے بڑی محنت سے لکھی تھی۔ لیکن کئی باتیں اس میں پھر بھی رہ گئی ہیں مثلاً ایک بات تو یہ ہے کہ ضمیمہ میں جتنے نوٹ ہیں۔ وہ سب سورۃ حج کے بعد کے ہیں۔ حالانکہ پہلے بھی اور کئی نوٹوں کی ضرورت تھی۔ میں نے تلاوت کے وقت کئی آیات نکلوا کر دیکھی ہیں جن پر کوئی نوٹ نہیں آیا۔ مثلاً سورۃ کہف میں آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اپنے معراج میں خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ جب ایک گاؤں میں گئے۔ تو انہوں نے کھانا مانگا۔ مگر لوگوں نے انہیں اپنا مہمان بنانے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے اس بستی میں ایک ایسی دیوار پائی۔ جو گرنے کو تھی۔ اس پر اس برگزیدہ بندے نے اسے درست کر دیا۔ اس

واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ فوجدا فیھا جدارًا یرید ان ینقض اس آیت کا

لفظی ترجمہ تو یہ ہے

کہ ان دونوں نے اس بستی میں ایک ایسی دیوار پائی جو گرنے کا ارادہ کر رہی تھی لیکن ہم نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ انہوں نے اس بستی میں ایک ایسی دیوار پائی جو گرنے کو تھی۔ کیونکہ عربی زبان میں ارادہ کا لفظ صرف حقیقی ارادہ کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسی چیز کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال کر لیا جاتا ہے۔ جس پر قریب زمانہ میں وہ حالت آنے والی ہو۔

لیکن سوال تو یہ ہے کہ دوسرا شخص ہمارے اس ترجمہ کو کب تسلیم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے تو ضرورت تھی۔ کہ جہاں جہاں پہلی کتب سے حوالے مل سکتے وہاں وہ حوالے دے دئے جاتے۔ اور اس کے متعلق ایک اعلےٰ درجہ کا حوالہ موجود تھا۔ چنانچہ ابو منصور ثعلبی جو لغت کے مشہور امام ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام فقہ اللغۃ ہے اس میں عربی زبان کی باریکیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے خاص طور پر یرید ان ینقض پر بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہم کچھ لوگ خاندان عباسیہ کے ایک وزیر ابو العباس احمد بن حسین کے دربار میں بیٹھے اس کی آمد کا انتظار کر رہے تھے کہ ابو خراس نے جو ایک مشہور ادیب تھا اور دل سے اسلام کا منکر تھا۔ اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ کیا کسی عرب نے کسی عقل نہ رکھنے والی چیز کے بارہ میں بھی کبھی کہا ہے کہ اس نے ارادہ کیا۔ میں نے کہا۔ عرب بعض دفعہ ایک غیر ذی روح چیز کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ اس نے یوں کہا۔ جیسے مثال مشہور ہے کہ

امتلا الحوض وقال قطنی

یعنی حوض بھر گیا۔ اور اس نے کہا بس بس حالانکہ حوض بولتا نہیں اس نے کہا۔ میں قول کا ذکر نہیں کرتا تم یہ بتاؤ۔ کہ کیا عقل نہ رکھنے والی اشیاء کی نسبت بھی کبھی ارادہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس کی غرض یہ تھی کہ آیت یرید ان ینقض پر اعتراض کرے کہ کیا کبھی دیوار بھی گرنے کا ارادہ کیا کرتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے میری مدد کی اور عرب کے شاعر الراعی کا یہ شعر میرے ذہن میں آگیا۔ جو میں نے اس کے سامنے پڑھا کہ ؎

فی مھمہ فلقت بہ ھاماتھا
فلق الفئوس اذا اردن نصولا

یعنی ایک جنگل میں اس قوم کی کھوپڑیاں اس طرح توڑی گئیں جس طرح کلہاڑا

جب چلنے کا ارادہ کرتا ہے

تو لکڑیوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ میں نے کہا اس جگہ کلہاڑے کی طرف چلنے کا ارادہ منسوب کیا گیا ہے کیا اس میں ارادہ ہوتا ہے؟ یہ شعر پڑھتا تھا کہ اس کا منہ بند ہو گیا اور وہ سخت شرمندہ ہوا۔

اسی طرح وہ ابو محمد یزیدی کا واقعہ لکھتے ہیں کہ میں اور مشہور نحوی کسائی عباس بن حسن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ استنے میں ان کا ایک نوکر آیا اور کہنے لگا کہ حضور میں فلاں شخص کے پاس سے آیا ہوں ھو یرید اَن یموت کہ وہ تو مرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اس پر ہم سب ہنس پڑے کہ کیا کوئی مرنے کا بھی ارادہ کیا کرتا ہے۔ عباس بن حسن نے کہا تم کس بات پر ہنسے ہو کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہیں فرمایا کہ

فوجدا فیھا جدارًا
یرید اَن ینقضّ

اس پر ہم سمجھ گئے کہ "ارادہ" کا لفظ کبھی قرب وقوع پر دلالت کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

(فقہ اللغۃ صفحہ ۲۴۸)

لیکن میں نے جب اس آیت کو دیکھا تو اس پر کوئی نوٹ درج نہیں تھا۔ اگر وہاں اس آیت کے نیچے فقہ اللغۃ کا حوالہ دیدیا جاتا تو اعتراض کرنے والے کا منہ بند ہو جاتا اور وہ سمجھ لیتا کہ جو ترجمہ ہم نے کیا ہے وہی درست ہے اور علمائے لغت نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اسی طرح میں نے

چار پانچ اور آیات نکلوائیں

تو ان میں سے بھی کسی پر کوئی نوٹ نہ تھا۔ حالانکہ میرے نوٹ موجود تھے۔ میں نے اپنا قرآن کریم چار حصوں میں جلد کروایا ہوا تھا اور میری عادت تھی کہ میں جب قرآن کریم پڑھتا تو اس کے حاشیہ پر تشریح کر دیتا۔ جب ہم چابہ میں تفسیر صغیر لکھ رہے تھے تو ایک آیت کی کہیں تشریح نہیں ملتی تھی۔ آخر میں نے کہا کہ میرا قرآن کریم نکالو۔ جب نکالا گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں اس آیت کی تشریح موجود تھی جس سے وہ تمام آیت حل ہو گئی پس میرے اس قرآن میں یہ سارے حوالے موجود ہیں۔ کیونکہ میری عادت تھی کہ میں کتابیں پڑھتا تو ان کے حوالے

قرآن پر نوٹ

لکھ دیا کرتا اس لئے کوئی مشکل نہیں تھی اول تو ممکن ہے میں نے یہ بات کسی خطبہ میں بھی بیان کر دی ہو لیکن خطبوں میں تلاش کرنا تو مشکل ہوتا ہے میرا قرآن کریم ہی دیکھ لیا جاتا تو یہ نوٹ آ جاتا۔ یہ قرآن کریم مولوی یعقوب صاحب کے پاس ہے اور مولوی نور الحق صاحب بھی ان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس قرآن سے یہ سب حوالے دیکھے جا سکتے تھے۔

بہرحال ہمیں ضرورت ہے کہ ہم قرآن کریم کی ایسے مفید طور پر اشاعت کریں کہ دشمن کو اعتراض کا موقعہ نہ ملے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ غیر احمدی اس کی بڑی تعریف کرتے ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اعتراض نہیں سوجھتا۔ اعتراض ہم کو سوجھتا ہے اور جواب بھی ہم ہی دیتے ہیں۔ پس صرف ان کی تعریف پر ہمیں خوش نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ

ان کی تعریف بالکل ایسی ہی ہے

جیسے کہتے ہیں کہ کسی گاؤں میں ایک ہاتھی آیا تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے دوڑ پڑے۔ ایک اندھے نے دوسرے سے کہا کہ تم مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ اس نے کہا تمہیں کیا نظر آئے گا۔ وہ کہنے لگا چاہے مجھے کچھ نظر نہ آئے مجھے لے چلو میں ہاتھ لگا کر ہی دیکھ لوں گا۔ جب واپس آئے تو لوگوں نے آپس میں گفتگو شروع کر دی کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔ اس اندھے نے ان کی باتیں سن کر کہا یہ سب جھوٹ ہے۔ اس نے ہاتھی کے سونڈ اور ٹانگوں پر ہاتھ لگایا تھا اور کچھ پیٹ پر بھی ہاتھ پھیرا تھا۔ وہ کہنے لگا وہ تو ایک موٹی سی چیز ہوتی ہے جو چار ستونوں پر رکھی ہوئی ہوتی ہے اور ایک پانچواں ستون اور ہوتا ہے جو اس کے آگے ہوتا ہے یہی حال غیروں کی تعریف کا ہے انہوں نے نہ قرآن کریم پر کبھی غور کیا اور نہ

دشمن کے اعتراضات

کا انہیں علم ہے۔ پس ہمیں اس پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں ان کے ہاتھ میں قرآن کریم مکمل صورت میں دینا چاہیئے تا انہیں پتہ لگے کہ یہ معنے صرف احمدیوں کے ہی نہیں بلکہ ہمارے گذشتہ بزرگ بھی ان معنوں کی تصدیق کرتے رہے ہیں مثال کے طور پر دیکھ لو وفات مسیح کا مسئلہ کیسا واضح ہے۔ لیکن غیر احمدی اب تک ہمارے معنوں کی مخالفت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک واضح بات ہے کہ اگر کوئی کہے کہ توفی فلاں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ شخص مر گیا ہے۔ گورنمنٹ کے

کاغذات میں بھی لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں متوفی کا بیٹا ہے اور کوئی نہیں کہتا کہ وہ آسمان پر بیٹھا ہوا ہے پس جن لوگوں نے ساٹھ ستر سال میں بھی ہمارے ایک لفظ کے معنے کو تسلیم نہیں کیا وہ ایک دن میں ہمارے تمام قرآن کے معنوں کو کب تسلیم کر لیں گے۔ بہرحال تمام قرآن مجید دوسروں سے منوا لینا اور ان کو سمجھا دینا بہت مشکل امر ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن کریم آسمان پر چلا جائے گا۔ صرف اس کا خط باقی رہ جائے گا اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ میں قرآن کریم کے معنے زمین سے اٹھ جائیں گے اور صرف تحریر باقی رہ جائے گی تو تم کس طرح خیال کرتے ہو کہ تمہارے کئے ہوئے معنے فوراً مان لئے جائیں گے۔ اس کے لئے تو خدا تعالیٰ کی

نصرت اور فضل اور بڑے جہاد کی ضرورت ہے۔ اس جہاد کے بعد کہیں وہ معنے قائم ہوں گے۔ اگر ایک دن میں قائم ہو جائیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جھوٹی نکلتی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب

قرآن کریم کے مطالب

زمین سے اٹھ جائیں گے۔ پس ان معانی کو قائم کرنے کے لئے بہت بڑے جہاد کی ضرورت ہے۔ اس سے ہزاروں گنا زیادہ جہاد کی ضرورت ہے جو لفظ توفی کے لئے کیا گیا۔ کیونکہ وہ ایک لفظ تھا۔ اور یہ سارا قرآن ہے جس میں کوئی ستر ہزار الفاظ ہوں گے۔ اگر ایک لفظ پر اتنی لمبی مدت صرف ہوئی ہے تو سارے قرآن کریم کے لئے تو صدیاں درکار ہوں گی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور وہ چاہے تو دوسروں کو جلدی بھی سمجھ دے سکتا ہے۔

مکرم اخوند عبد القادر صاحب ایم اے بی ٹی کا انتقال

یہ خبر بڑے افسوس سے سنی جائے گی کہ اخوند محمد عبد القادر خانصاحب ایم اے بی ٹی ریٹائرڈ پروفیسر تعلیم الاسلام کالج مؤرخہ ۱۷ اپریل ۵۸ء ملتان میں وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ سے بیمار ہوئے اور نشتر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں مرحوم کی بیوہ اور تین بچے ہیں۔ بڑا لڑکا ماہ رواں میں بی۔اے کے فائنل امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

اخوند فیاض احمد۔ ربوہ

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے نام نہاد حقیقت پسند پارٹی لاہور کی طرف سے دل آزار لٹریچر احباب جماعت کو بذریعہ ڈاک ۸/۱ V.P.P. بھیجا جا رہا ہے۔ اس قسم کا لٹریچر کبھی مکتبہ احمدیہ ۲۳ مال روڈ لاہور کے نام سے اور کبھی مکتبہ انصار احمدیہ کے نام سے بھیجا جاتا ہے احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ بیوہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف ٹل ضلع کوہاٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم نے مبلغ ۵۰۰/- روپے میں ایک کنال زمین دفتر آبادی ربوہ سے حاصل کی تھی یہ زمین میرے نام منتقل کی جائے۔ کیونکہ اس پر مکان بنانا وغیرہ کی ذمہ داری مجھے ہی اٹھانا ہوگی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار نابالغ بچے (دو لڑکے اور دو لڑکیاں) چھوڑے ہیں۔ اگر کسی دیگر وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ ناظم دار القضاء۔ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار عید کے دن سے اعصابی کمزوری اور دل کے گھبرانے کے باعث بیمار ہے۔ بار بار دورہ شروع ہو جاتا ہے اور غشی آتی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک فضل احمد باڈی گارڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضۂ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۳ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلےٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں

خلاصۂ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپیہ ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ۳/۴ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۴ تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا ساتویں ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال رقم پا جائیگا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمینداروں۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنے ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی۔ چہارم یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام ہوگا اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کی بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

(۱) عزیز عنایت اللہ ولد محمود احمد صاحب ساکن کریانہ ضلع گجرات کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد سعید پنشنر از ربوہ)

(۲) میرے دائیں پاؤں کے ٹخنے پر شدید درد اور سوزش ہے چلنے میں تکلیف ہے جس کی وجہ سے خدمت دین سے بھی محروم ہوں۔ تمام بزرگان اور درویشان قادیان درد دل سے میری شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد صادق ریٹائرڈ ایم۔ای۔ایس ۲۱۵ ماڈل واہرہ کرشن نگر۔ لاہور

(۳) میری بچی بشرہ کی صحت عموماً خراب رہتی ہے اور میں خود بھی بیمار رہتا ہوں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو اور مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ (محمودہ بیگم راحت واہ کینٹ)

(۴) یہ عاجز بی۔اے کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان اور درویشان قادیان میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رشید احمد دارالرحمت شرقی ربوہ

(۵) کچھ عرصہ سے خاکسار کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) بشیر احمد امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ گھیوہ باجوہ

دعائے مغفرت مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم ایڈیٹر الفضل کی اہلیہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ لاہور میں ۳۰ رمضان کو فوت ہو گئی ہیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

(قاضی رشید احمد ارشد محاسب صدر انجمن احمدیہ)

مجالس انصار اللہ کا پروگرام

انصار کے دستور اساسی کی دفعات ۱۱۳-۱۱۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۴-۱۳۶ کی روشنی میں مجلس عاملہ مرکزیہ انصار اللہ نے سال رواں کے لئے جو لائحہ عمل و پروگرام مقرر کیا ہے۔ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے تا مجالس انصار اللہ اسے عملی جامہ پہنا سکیں۔

قیادت عمومی

(۱) سال رواں کے دوران میں کم از کم ایک سو نئی مجالس انصار اللہ قائم کرنا۔

(۲) اس امر کا اہتمام کہ کوئی مجلس سست نہ ہونے پائے۔

(۳) سال رواں کے دوران میں مجالس کے عہدہ داران کے انتخاب کرانا

(۴) سالانہ اجتماع میں کم از کم تین سو مجالس کے نمائندگان کی شرکت کی کوشش کرنا

قیادت تعلیم

(۱) انصار اللہ میں قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام المصلح الموعود امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنا اس سلسلہ میں ہر سال دو امتحانات منعقد کرنا۔

(۲) اس امر کی تحریک کہ انصار زیادہ سے زیادہ تعداد میں تفسیر صغیر خریدیں اور اس کی امداد سے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں۔

(۳) انصار میں سے ناخواندہ اصحاب کی ابتدائی تعلیم کا انتظام کرنا۔ تاکہ انصار میں سے کوئی شخص ناخواندہ نہ رہے۔

(۴) جو اصحاب نماز کا ترجمہ نہیں جانتے۔ انہیں ترجمہ سکھانے کا اہتمام کرنا۔

قیادت تربیت

(۱) پابندی کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی۔

(۲) اخلاق فاضلہ پیدا کرنا۔ خصوصاً راست گفتاری۔ ایفاء عہد اور لین دین کے معاملات میں صفائی۔

(۳) مرکز سے وابستگی اور خلیفہ وقت سے محبت و اخلاص پیدا کرنا۔ اور اس کے لئے ان کی خدمت میں دعاؤں وغیرہ کے لئے خطوط لکھنے کا التزام۔

(۴) اچھے نمونہ سے نئی پود کو اپنے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش تاکہ احمدیت سے نئی پود کی وابستگی ہمیشہ بڑھتی رہے۔

(۵) اس امر کی کوشش کہ اراکین مجلس میں کسی قسم کی اخلاقی کمزوری پیدا نہ ہونے پائے

(۶) آداب مجلس کا لحاظ رکھنا (فیصلہ شوریٰ انصار ۱۹۵۷ء)

(۷) نہ صرف خود روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا بلکہ بیوی بچوں کو بھی اس کا پابند بنانا (فیصلہ شوریٰ انصار ۱۹۵۷ء)

قیادت صحت جسمانی

(۱) صحت جسمانی کو قائم رکھنے کے لئے مجالس انصار اللہ میں کلبیں قائم کرنا۔ اور والی بال پنگ پانگ اور بیڈ منٹن وغیرہ کا اہتمام کرنا۔ نیز روزانہ سیر کی عادت ڈالنا۔

(۲) اس امر کی تحریک کہ جملہ مجالس سال میں کم از کم دو بار پکنک کا اہتمام کریں۔

قیادت خدمت خلق

(۱) اراکین کو بلا امتیاز مذہب و ملت۔ غریبوں۔ یتیموں اور بیواؤں وغیرہ کی امداد کا نیک کام جاری رکھنے کی تلقین

(۲) مستحقین امداد وغیرہ کی فہرستیں تیار کروانا

(۳) مکھی اور مچھر کے انسداد کی تدابیر اختیار کرنے کی تحریک

نوٹ:۔ قیادت مال اور رشد و اصلاح کے پروگرام بعد میں شائع ہونگے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

انڈونیشیا کے باغی لیڈر پہاڑی قلعوں میں منتقل ہو گئے

جاکرتہ ۲۳ر اپریل انڈونیشی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وسطی سماٹرا کے باغی لیڈروں نے بکٹ ٹنگی سے بھاگ کر دو پہاڑی قلعوں سولوک اور باتو ہیں پناہ لے لی ہے اور اٹھارہ ہزار سے زائد باغی فوجی ان قلعوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

باغیوں نے پاڈانگ کے بعد ٹنگی کو اپنا ہیڈکوارٹر بنایا تھا اور چند روز قبل سرکاری فوجوں نے پاڈانگ پر قبضہ کر کے بکٹ ٹنگی پر دھاوا بول دیا تھا۔

مرکزی حکومت کے فوجی ترجمان نے بتایا کہ یہ پہاڑی قلعے باغیوں کے آخری مورچے ہیں اور خیال ہے وہ یہاں آخری جنگ لڑیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ ان قلعوں پر قبضے کے بعد باغیوں کا مکمل طور پر قلع قمع ہو جائیگا

پانی مہیا کرنے کے دو لاکھ روپے

کوئٹہ ۲۳ر اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے قلات ڈویژن کے ضلع چاغی میں نوشکی کے مقام پر پانی کا ذخیرہ قائم کرنے کے لئے دو لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی ہے۔ اس رقم سے ایک بہت بڑا تالاب تعمیر کیا جائیگا جہاں سے اردگرد کے دیہات پینے کا پانی حاصل کر سکیں گے۔ آج کل اس علاقہ کے لوگ ایک نالہ سے پانی حاصل کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہیں کئی میل سفر کرنا پڑتا ہے۔

لورالائی میں پختہ سڑکوں کی تعمیر

کوئٹہ ۲۳ر اپریل۔ ضلعی ترقیاتی کمیٹی لورالائی کا ایک اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا۔ اس میں ضلع میں مختلف سڑکوں کی مرمت اور ضلع کے تجارتی قصبوں کو ایک دوسرے سے ملانے کے لئے نئی سڑکیں تعمیر کرنے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ منصوبہ کے مطابق کوٹ محمد خاں اور کنگری کے درمیان سڑک تعمیر کی جائے گی۔ بسرا۔ مار تنگی اور ٹک کے راستے لورالائی اور ڈاکی کے درمیان سڑک کو پختہ کیا جائے گا۔ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں اس علاقہ کی آبپاشی کی دس سکیموں پر غور ہو گا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان کا تبادلہ

ملتان ۲۳ر اپریل۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان مسٹر فضل حق چوہدری کراچی تبدیل ہو گئے ہیں انہیں فوری طور پر چارج دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان میاں فضل کریم انہیں سبکدوش کر دیں گے۔ [illegible] سے حال ہی میں جو شکایت کی ہے محاذ استصواب اس کی حمایت کرتا ہے اور وہ اپنی جدوجہد آزادی [illegible] پر جاری رکھے گا۔

کشمیر میں اقوام متحدہ کی پولیس فوراً متعین کی جائے

سرینگر ۲۳ر اپریل۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر سے غیر ملکی افواج کو نکال کر ان کی جگہ اقوام متحدہ کی پولیس فورس قائم کی جائے۔

ریاست جموں وکشمیر میں رائے شماری کی داعی اور مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت کی بااثر مخالف جماعت کشمیر پولیٹیکل کانفرنس نے ایک بیان میں عالمی طاقتوں سے کہا ہے کہ وہ ریاست سے بیرونی افواج کو نکالنے اور اقوام متحدہ کی پولیس فورس قائم کرنے کے مطالبہ پر فوری عمل کرانے کے لئے اقوام متحدہ پر زور دیں۔

عدنان مینڈریز ٹوکیو پہنچ گئے

ٹوکیو ۲۳ر اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر عدنان مینڈریز ہانگ کانگ سے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے۔ غیر کمیونسٹ ایشیا کے تین ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں آپ کا یہ پہلا سرکاری دورہ ہے۔ آپ جاپان کے بعد شمالی کوریا اور فارموسا کا دورہ کریں گے۔

کشتی ڈوبنے سے سترہ افراد ہلاک

کلکتہ ۲۲ر اپریل۔ دریائے گنگا میں چندر نگر کے قریب گزشتہ رات ایک کشتی ڈوب جانے سے سترہ افراد ہلاک ہو گئے بتایا گیا ہے کہ کشتی میں تعداد سے زائد پچاس مسافر تھے۔ وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی۔ اور دریا کے درمیان ڈوب گئی کنارے پر کھڑی چند کشتیاں ڈوبنے والے افراد کی فوری امداد کو پہنچیں اور انہوں نے ۲۲ افراد کو بچا لیا جن میں چار بچے بھی شامل تھے چند افراد خود تیر کر کنارے لگ گئے

محاذ استصواب کشمیر کی اپیل

سرینگر ۲۳ر اپریل۔ محاذ استصواب کشمیر نے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل اور حریت پسند ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیریوں کو بھارت کی غلامی سے نجات دلائیں۔ پارٹی کے قائمقام صدر مسٹر غلام نبی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان نے کشمیر کے موجودہ حالات کے بارے میں حفاظتی کونسل

وہ وقت ضرور آئیگا جب کشمیر پر کشمیری عوام حکومت کریں گے"

سری نگر کی عیدگاہ میں شیخ محمد عبد اللہ کی تقریر

نئی دہلی ۲۳ر اپریل۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبد اللہ نے کہا ہے۔ وہ وقت ضرور آئے گا جب کشمیر میں کشمیری عوام عزت اور وقار کے ساتھ خود حکومت کریں گے اور حق باطل پہ فتح یاب ہو گا۔

شیخ محمد عبد اللہ نے آج سری نگر کی عیدگاہ میں نماز عید کے بعد ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب کر رہے تھے مزید کہا کہ اس وقت سری نگر میں جلسوں پر جو پابندیاں عاید ہیں ان کی خلاف ورزی کا خواہشمند نہیں ہوں۔ آپ نے کہا کہ انشاء اللہ وہ وقت ضرور آئے گا۔ جب کشمیر میں کشمیری عوام عزت اور وقار کے ساتھ خود حکومت کریں گے آپ نے طلوع اسلام کے وقت کے حالات کا ذکر کیا اور کہا کہ اس وقت کی طرح اب بھی حق باطل پہ فتح یاب ہو گا۔

کلکتہ میں پندرہ ہزار بیروزگار نوجوانوں اور پولیس میں تصادم

کلکتہ ۲۳ر اپریل۔ مقامی پولیس نے کل پندرہ ہزار سے زائد بیروزگار نوجوان بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کی اور اشک آور گیس استعمال کی اور بعد ازاں نوے نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ ہنگامے میں ۳۰ افراد مجروح ہوئے

یہ نوجوان فائر بریگیڈ ہیڈکوارٹرز کے باہر اس امید پہ جمع ہوئے تھے کہ انہیں فائرمینوں کی حیثیت سے ملازمت مل جائے گی لیکن جب انہیں اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی تو انہوں نے ہیڈکوارٹرز پہ حملہ کر دیا۔ فرنیچر اور کھڑکیاں توڑ ڈالیں اور فائر انجنوں کو نقصان پہنچایا۔

فائر بریگیڈ نے تیس چالیس فائرمینوں کی ضرورت کا اشتہار دیا تھا۔ مذکورہ ہزاروں نوجوان اسی اشتہار پہ اکٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے متعلقہ حکام کی انتہائی کوشش کے باوجود لائن بنانے سے انکار کر دیا اور ان کے پتھراؤ سے بعض افسر بھی زخمی ہو گئے۔

ملک نون کا دورہ مغربی پاکستان

کراچی ۲۳ر اپریل۔ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون ۲۴ر اپریل کو مغربی پاکستان کے پندرہ روزہ دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اس دورے میں بیگم نون بھی آپ کے ہمراہ ہوں گی۔

پروگرام کے مطابق ملک نون ۷ر مئی کو کراچی واپس [illegible] آئیں گے۔

کلکتہ میں ہیضہ سے تین سو افراد ہلاک ہو گئے

کلکتہ ۲۳ر اپریل۔ اس مہینے کلکتہ میں ہیضہ سے تین سو اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں گزشتہ بیس سال میں ہیضہ سے اتنی اموات کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ دریں اثناء وبا کی شدت میں ابھی تک کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ پچھلے ہفتے ہیضہ سے ایک سو پچاس افراد لقمہ اجل بن گئے اور دو ہزار مریض مختلف ہسپتالوں میں داخل کئے گئے۔

صوبائی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر بی۔ سی رائے نے موجودہ صورت حال پر اظہار تشویش کرتے ہوئے بتایا کہ وبا پر قابو پانا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے ایک ترجمان نے بتایا کہ بارشوں کے بعد شہر میں گرمی کی موجودہ لہر ختم ہو جائے گی اور ہیضہ کی شدت کم ہو جائے گی۔

بیروزگاری کے خلاف عالمی جدوجہد کی تجویز

پیرس ۲۳ر اپریل۔ فرانسیسی ہائی کمشنر برائے پسماندہ اقوام مسٹر گیبریل آرڈنٹ نے تجویز پیش کی ہے کہ بیروزگاری کے خلاف جنگ کے لئے ایک عالمی کانفرنس منعقد کی جائے۔ آپ نے کہا کہ اس قسم کی بین الاقوامی کانفرنس ایک نیا ادارہ قائم کر سکتی ہے جس کے ذریعہ مکمل روزگار کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ پسماندہ اقوام کو زیادہ اور موثر امداد دینے میں مدد ملے۔

مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کو ترک وطن کی اجازت

کلکتہ ۲۳ر اپریل۔ بھارتی ہائی کمشنر مشرقی پاکستان مسٹر سی سی ڈیسائی نے کہا ہے کہ بھارت مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کو ترک وطن کرنے کی اجازت دے رہا ہے مسٹر ڈیسائی نے مزید کہا کہ بھارتی حکومت نے مشرقی پاکستان سے ترک وطن کرنے والوں کے لئے سرحد بند نہیں کی۔ جو لوگ ترک وطن کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے مستحق ہیں انہیں یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے جا رہے ہیں۔ لیکن سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست دینے والوں کی اکثریت غیر مستحق ہوتی ہے

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے

انسپکٹران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اصل کام مجالس کے معائنہ کے دوران میں یہ ہے کہ آیا مجالس مرکز کی ہدایات کے مطابق کام کر رہی ہیں یا نہیں۔ مرکز نے سالِ رواں کے لئے جو پروگرام شائع کیا ہے اس پر کس حد تک عمل ہوا ہے اور اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ غرض انسپکٹران کا کام مجالس کے کام کو چیک کرنا اور انہیں صحیح طریق کار سے آگاہ کرنا ہے۔ اسی طرح حسابات کی پڑتال بھی ان کے فرائض میں داخل ہے لیکن بعض مقامات پر قائدین مجالس انہیں ساتھ لے کر وصولی چندہ کا کام کرتے ہیں۔ یہ طریق پسندیدہ نہیں نہ ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اسلئے میں گزارش کرتا ہوں کہ انسپکٹران کو ساتھ پھر کر وصولی چندہ پر مجبور نہ کیا جائے یہ کام قائدین مجالس کا ہے انسپکٹران نے تو انکی پڑتال کرنی ہے نہ کہ تحصیل چندہ۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الواحُ الہُدیٰ کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا ارشاد

"ہر ایک مسلمان چاہتا ہے کہ وہ اور اس کی اولاد اسلامی زندگی بسر کر کے سعادت دارین حاصل کرے۔ اس کے لئے ایک دستور العمل کی ضرورت تھی جس میں اپنی طرف سے کوئی حاشیہ آرائی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرمؐ کے ارشادات ہوں۔

احباب جماعت یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے جس میں ۱۸۳ ابواب ہیں۔ ہر باب کے نیچے پہلے آیات قرآنِ مجید کا ترجمہ ہے پھر ان احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ دیا ہے جو اُس بات کے متعلق ہے۔ انسان کی پیدائش سے اس کی موت تک جس قدر احوال پیش آتے ہیں حقوق اللہ ..... اور حقوق العباد کے متعلق ان سب کے متعلق اسلامی ہدایات درج ہیں۔ صرف فقہی مسائل جن میں فروعی اختلافات ہیں چھوڑ دیئے ہیں۔ باقی اخلاق اور عام روش کے متعلق سب حدیثیں لکھ دی ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کے بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کے لئے مفید رہے گی بلکہ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے بھی کارآمد ہوگی۔ اسکے مطالعہ سے آجکل کی نئی روشنی کے تعلیمیافتہ بھی سمجھ سکیں گے کہ جس تہذیب حاضرہ سے ان کی آنکھیں چندھیا رہی ہیں اس سے زیادہ مصفیٰ روش تعلیم اسلام میں موجود ہے۔ معمولی میل جول، ملاقات۔ گفتگو۔ مجلس۔ لباس، طعام۔ سونے جاگنے۔ بیع و شری کے متعلق بھی کارآمد ہدایات دی گئی ہیں ..... سب دوستوں کو چاہیئے کہ اسے خریدیں اور نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں۔ اور جو نہ پڑھ سکتے ہوں ان کو سنائیں اور سعادتِ دارین حاصل کریں۔

اور اب یہ نہ کہیں کہ عورتوں کے پڑھانے کے لئے کوئی عام فہم کتاب نہیں کہ جس میں اسلامی مسائل بھی ہوں اور ہر طرح کی بہبودیٔ اخلاق کی ہدایات بھی کیونکہ یہ کتاب ہر طرح سے جامع ہے اور مختصر بھی"

کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ حجم سوا تین سو صفحہ۔ قیمت بلاجلد عہ مجلد عہ

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ کتابستان ربوہ

دُعائے مغفرت

میاں مہر محمد صادق صاحب آف گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائلپور حال ربوہ مورخہ ۲۳ اپریل سوا نو بجے رات ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ مرحوم موصی تھے۔ کل بعد نماز عصر امیر مقامی حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (محمد اجمل شاہد ربوہ)